

## 1983-بدعیوں سے شادی کرنا اور اولیاء کی شرط کاالتزام

سوال

چچھ عرصہ قبل میں نے ایک لڑکی سے مٹنگی کی ہے لیکن میرا خاندان شروع میں اس رشتہ پر راضی نہ تھا؛ کیونکہ میرا اور لڑکی کا خاندان دونوں ایک گروہ سے نہیں (ہمارے علاقے میں جو گروہی نظام رائج ہے) لیکن اب معاملات صحیح ہیں۔

میرے لیے مشکل یہ ہے کہ میرے والدین دیہات میں رہتے ہیں اور میں ملازمت اور تعلیم کی بنا پر دوسرے شہر میں رہتا ہوں، میری بیوی کے کچھ رشتہ دار بھی اسی بستی میں رہتے ہیں (اور وہ بھی اس رشتہ پر راضی نہ تھے، اس کا سبب وہی گروہی اختلاف ہے) میری ساس مصر ہے کہ شادی کے لیے شرط ہے کہ آپ جس شہر میں رہتے ہیں وہیں اپنا گھر خریدیں (میں مہینہ میں دوبار والدین کو ملنے جاتا ہوں) اور دوسرا شرط یہ ہے کہ شادی کی تقریب میرے دیہات میں نہیں ہوگی اور یہ شرائط انہوں نے مجھے بتا بھی دیں ہیں، اور میں مٹنگی سے قبل انہیں پوری وضاحت کے ساتھ بتایا تھا کہ شہر میں گھر خریدنے کے لیے میرے پاس رقم نہیں ہے، لیکن میں گھر کرایہ پر لے سکتا ہوں، اور شادی دیہات میں ہی ہوگی۔

لیکن اب وہ مصر ہیں کہ شادی کی تقریب شہر میں ہوگی اور شادی سے قبل میں گھر خریدوں، وگرنہ وہ مٹنگی توڑ دیں گے، اور میرے لیے یہ دونوں کام ہی مشکل ہی نہیں بلکہ محال ہیں، اسی طرح مجھے یہ پہلے ہی علم ہے کہ میرے والدین کسی اور بھائی شادی کی تقریب کرنے پر راضی نہیں ہونگے، یہ علم میں رہے کہ شادی کے بعد میرے شہر منتقل ہونے میں والدین میرا اتعاون کریں گے، اور وہ لڑکی مجھے بہت پسند ہے اللہ سے میں نے بہت دعا کی ہے کہ وہ میرے نصیب میں ہو، اب مجھے خوش ہے کہ اگر میں نے ان کی شرائط ماننے سے انکار کر دیا تو وہ مٹنگی توڑ دیں گے، لیکن میں اس لڑکی کو کھونا نہیں چاہتا، برائے مہربانی مجھے کوئی نصیحت کریں، اور کیا میں ان کے سامنے دونوں شرطوں کی وضاحت دوبارہ کروں؟ برائے مہربانی ان شرطوط کو مدد نظر رکھتے ہوئے کتاب و سنت کے مطابق میری راہنمائی فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزاۓ خیر عطا فرمائے۔

پسندیدہ جواب

اول :

آپ کا یہ کہنا کہ: آپ کا اور آپ کی منگیتہ کاخاندان دو مختلف گروہوں سے تعلق رکھتا ہے، اس کی حقیقت کا ہمیں علم نہیں؛ بہر حال اگر تو گروہ سے آپ کی مراد قبیله اور خاندان اور نسب کی اصل و برادری ہے تو یہ معاملہ آسان ہے اور ہم سے اس پر تنبیہ کا محتاج نہیں، اس موضوع کے بارہ میں آپ کو سوال نمبر (13780) کے جواب میں معلومات مل جائیں گے آپ اس کا مطالعہ کریں۔

لیکن اگر گروہ سے آپ کی مراد یہ ہے کہ منگیتہ کاخاندان ایسے گروہ سے تعلق رکھتا ہے جس کا عقیدہ آپ کے عقیدہ کے مخالف ہے ہمارا آپ کے بارہ میں خیال یہی ہے کہ آپ اہل سنت و اجماعت سے تعلق رکھتے ہیں تو یہاں ایک تنبیہ کرنا ضروری ہے کہ اسلام کی طرف مسوب گروہ ایسے بھی ہیں جو اسلام سے خارج ہیں، اور کچھ ایسے بھی ہیں جو صراط مستقیم سے گمراہ ہیں اور اہل سنت و اجماعت سے مخفف ہیں، اسلام سے خارج گروہ مثلاً قادیانی، اسماعیلی، حلولی اور راضی و شیعہ اور بریلوی ہیں، اور دوسرے مثلاً اشاعرہ ماتریدیہ اور مر جنتہ ہیں۔

اس لیے اگر تو آپ کی منگیتہ کا عقیدہ ان فرقے اور گروہ جیسا ہے جو دین اسلام سے خارج ہیں تو آپ کے لیے اس سے شادی کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ دین سے مرتد ہونے کے باعث وہ مشرک عورتوں کے حکم میں ہے۔

اور اگر وہ کسی گمراہ فرقے جیسا عقیدہ رکھتی ہے تو آپ کے لیے اس سے شادی کرنا جائز ہے، لیکن اس سے متنبہ رہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دین والی عورت سے شادی کرنے کی وصیت کی ہے: تاکہ خاوند اس کے ساتھ عقیدہ سے پر امن رہے، اور وہ اس عورت سے اپنے گھر والوں اور بچوں کے بارہ میں بھی امن میں رہے۔

عمران بن حطان رحمہ اللہ جو کہ اہل سنت سے تعلق رکھتے ہیں نے ایک عورت سے شادی کی جو خوارج سے تعلق رکھتی تھی تاکہ اس عورت کی اصلاح ہو سکتے لیکن معاملہ اس کے بر عکس ہوا اور یہ شخص خارجیوں کا سردار اور امام بن گیا۔

دیکھیں: سیر اعلام النبلاء (214/4)۔

اس لیے ہمارے سلف رحمہ اللہ نے بہت سختی سے بد عقیوں اور صاحب اہواء کے ساتھ بیٹھنے سے منع کیا ہے، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ:

اہل اہوا کے ساتھ مت پیٹھو کیونکہ ان کے ساتھ بیٹھنا دل کو بیمار کر دیتا ہے"

دیکھیں: تفسیر الطبری (328/4)۔

اور ابو الجوزاء کہتے ہیں:

"مجھے خزیر کے ساتھ بیٹھنا اہل اہوا کے ساتھ بیٹھنے سے زیادہ پسند ہے"

دیکھیں: الابانۃ تالیف ابن بطة (438/2)۔

اور ابو قلاب پڑکتے ہیں:

"اہل اہوا کے ساتھ مت پیٹھو اور نہیں اس سے بات چیت کرو؛ کیونکہ مجھے خدا شے ہے کہ وہ تمہیں اپنی گمراہی میں لے ڈوں گے، یا پھر تم پر وہ کچھ ڈال دیں گے جسے تم جانتے ہی نہیں"

دیکھیں: سیر اعلام النبلاء (372/4)۔

بہر حال اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کا اہل سنت کی عورت سے شادی کرنا آپ اولاد کے لیے بہتر ہے، مگر یہ کہ یہ عورت ایسی ہو کہ وہ بد عقیوں کے مابین رہتی ہو، بلکہ اس کو اس طرح کے ماحول سے نکالنے پر آپ کو اجر ہو گا۔

مزید آپ سوال نمبر (8537) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

دوم:

اور آپ کے لیے شادی کی ایسی تقریب منعقد کرنی جائز نہیں ہے جس میں حرام امور سر انجام نہ دیے گئے ہوں، مثلاً قص اور گانا، بانانا، اور مردو عورت کا احتلاط نہ ہو، چاہے ان کی جانب سے اس کی شرط بھی لگائی ہو تو ان کی شرط باطل ہو جائیگی، اور آپ کے لیے اسے پورا کرنا لازم نہیں۔

سوال نمبر (7577) کے جواب میں ہم نے اس طرح کے موقف اور معاملہ کے علاج کے متعلق بات چیت کی ہے آپ اس کا مطالعہ کریں۔

اور سوال نمبر (9290) کے جواب میں آپ کو مباح اشیاء کا استعمال اور خوشی کے موقع پر کیا کچھ سنaja سختا ہے کے متعلق بیان کیا گیا ہے آپ اس کا مطالعہ کریں۔

اور اگر وہ شادی کی تقریب پر اصرار کریں بشرطیکہ اس میں گناہ کے کام نہ ہوں تو آپ کے لیے دو مختصر سی تقریب کرنی جائز ہیں، جیسا کہ اس طرح کی حالت میں لوگ کرتے ہیں ایک ان کے پاس اور دوسرا اپنے خاندان والوں کے پاس۔

سوم :

ربی گھر خریدنے کی شرط توان کے لیے یہ شرط جائز نہیں، الایہ کہ یہ گھر ان کی بیٹی کا ہو، اور وہ چاہیں کہ آپ وہ گھر اس کی ملکیت میں دیں، اور بیوی کے لیے اس میں کوئی مانع نہیں کہ وہ خاوند پر شرط رکھے کہ وہ اسے اس کے علاقے میں رکھے یا کسی اور جگہ، یہ نکاح کے بعد اسے حق ہے کہ وہ اسے باقی رکھے یا پھر اسے ساقط کر دے۔

نکاح کی شرطیں بیوی کے گھروں والوں کا حق نہیں، الایہ کہ اگر وہ اپنی بیٹی کی جانب سے بطور وکیل ہوں، یا پھر یہ شرائط بیٹی کی مصلحت کے لیے ہوں، لیکن اگر وہ کوئی ایسی شرط رکھے جس کا اس کی بیٹی سے کوئی تعلق نہیں تو یہ شرط جائز نہیں ہے۔

بلکہ بیوی شرط لگا سکتی ہے، یا پھر اس کی جانب سے بطور وکیل ولی، اور ولی کو اس میں موافق اور عدم موافقت کا حق حاصل ہے، حتیٰ کہ مر عورت کا حق ہے اور مر کی تحدید کر گئی یا پھر وہ اپنے ولی کو مر مدد کرنے میں وکیل بنائیں۔

اور بیوی یا اس کے ولی کے لیے ممکن ہے کہ وہ آپ کے سامنے "اپنے علاقے میں رہائش کی شرط رکھیں، اور آپ کو یہ شرط پوری کرنا ہوگی، لیکن انہیں یہ حق نہیں کہ یہ گھر ملکیت ہو اور کرایہ پر نہ ہو۔

اور جب آپ ان سے یہ شرط بالکل ختم کرنا چاہتے ہوں یا پھر کم از کم یہ کہ گھر کرایہ پر ہو ملکیت نہیں تو آپ کو چاہیے کہ آپ ان کے ساتھ بات چیت میں زرم رویہ اختیار کریں اور اس کے لیے اہل علم اور حکمت کے ساتھ معاونت حاصل کریں تاکہ وہ آپ کی منگیت کے گھروں والوں سے بات چیت کریں اور اللہ سے دعا کریں کہ آپ کے لیے اس میں آسانی پیدا کرے۔

مزید آپ سوال نمبر (20757) اور (10343) کے جوابات کا مطالعہ کریں۔

ہم آپ کو استغفارہ کرنے کی وصیت کرتے ہیں؛ ہو سختا ہے آپ یہ خیال کرتے ہوں کہ یہ عورت آپ اور آپ کی اولاد کے لیے بہتر ہے، لیکن معاملہ ایسا نہ ہو، اور بنده تو جاہل ہے اسے اپنے پروردگار سے مدمنگی چاہیے جو اپنے بندے کے لیے خیر کا علم رکھتا ہے، اور اس پر قدرت رکھتا ہے، اور بنده تو عاجزوں ملکیں ہے اسے اپنے قادر رب سے مدمنگی چاہیے کہ وہ اسباب میں آسانی پیدا کرے یا معطل کرے، اللہ تعالیٰ ہی معاملہ کو اس سے پھیرنے پر قادر ہے، اور وہی اس کو اس کام سے دور کرنے پر قادر ہے، نماز استغفارہ کی مزید تفصیل آپ سوال نمبر (2217) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں۔

ہم امید رکھتے ہیں کہ ہم نے آپ کے مسائل کا پورا جواب دے دیا ہے، یہاں ہم ایک تنبیہ کرا ضروری سمجھتے ہیں :

بیوی کا انتقام کرتے وقت دین والی عورت کو اختیار کریں، اور وہ عفت و عصمت کی مالک ہو اور بالا خلاق ہو۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے لیے نیک و صالح اور فرمانبردار بیوی کے حصول میں آسانی پیدا فرمائے، جو اللہ کی اطاعت میں آپ کی مدد و نصرت فرمائے، اور آپ کو حرام سے محفوظ رکھے۔

والله اعلم.